



سوال

(134) متکبر امام کے پیچھے نماز پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مولوی محمد اسحاق بھٹی ہمارے چک نمبر ۳۷، نزد پاکپتن کے خطیب ہیں۔ مولوی مذکور میری حقیقی والدہ کے چچا زاد بھائی ہیں اور وہ مجھے اپنا بھانجا نہیں بتاتے اور اگر میں ان کو ماموں کہہ کہ پکاروں تو ناراض ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مجھے ماموں نہ کہو اور نہ ہی میں تیرا ماموں بن سکتا ہوں۔ ایسے متکبر کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟ حالانکہ میری والدہ مرحومہ مولوی صاحب مذکور کی چچا زاد بہن تھیں تو آپ سے سوال یہ ہے کہ امام ہذا کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ ہمیشہ کے لیے یہ شخص امام رہ سکتا ہے یا نہیں؟ جواب لکھ کر مشکور فرمائیں۔ (سائل: عبداللطیف جونہی ولد میاں عبدالرحیم جونہی چک نمبر ۱۳۷، ایس پی ڈاک خانہ خاص تحصیل و ضلع پاکپتن)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جیسا کہ آپ نے یہ وضاحت فرمائی ہے کہ مولوی اسحاق صاحب آپ کی والدہ کا چچا زاد بھائی ہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ آپ کی والدہ کا غیر محرم ہے یعنی وہ آپ کی والدہ کے ساتھ شرعاً نکاح کر سکتا ہے۔ بتلئیے اس صورت میں وہ آپ کا ماموں کیسے لکھا ہے؟ اگر اس کی غیرت اس کو یہ اجازت نہیں دیتی تو اس میں تکبر کی کون سی بات ہے۔ آپ اس کو ماموں کی بجائے مولوی صاحب کہہ کر بھی بلا سکتے ہیں۔ غرضیکہ آپ کا ماموں صرف وہ ہے جو آپ کی والدہ کا شقیق، یعنی سگا بھائی ہے یا پھر رضاعی بھائی ہے اور بس۔ لہذا اس کی امامت شرعاً جائز ہے اور اس کی اقتدا میں بلاشبہ نماز جائز ہے بشرطیکہ اس میں کوئی اور مانع شرعی نہ پایا جاتا ہو۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ محدیہ

ج 1 ص 431

محدث فتویٰ